رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لیے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

فہرست مضامین

جلد ۴ | مورخہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۵۔ رجب ۱۳۳۵ھ | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیحؑ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح بخیریت ہیں ٭

آج (۲۷ اپریل) جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس جو بٹالہ کسی تقریب پر آئے تھے۔ یہاں آئے۔ اور سیدھے مقبرہ بہشتی میں پہنچے جہاں اطلاع ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ جناب شیخ صاحب موصوف کی ناشتہ وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور ٹھہرنے کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ لیکن کسی خاص کام کے عذر سے نہ ٹھہر سکے۔ مقبرہ بہشتی سے حضرت صاحب اپنے ہمراہ مسجد مبارک کے نیچے تک لائے پھر شیخ صاحب روانہ بٹالہ ہو گئے ٭

اخبار احمدیہ

ماریشس میں تبلیغ

صوفی غلام محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۲۸۔ مارچ ۱۹۱۷ء کو میں اور حافظ علی بھائی اور اشرف علی نواسہ حاجی تصدیق حسین صاحب وکوا گئے سنا تھا کہ حاجی صاحب مذکور بیمار ہیں وہ ایک مسجد کے امام ہیں اور وہاں لوگوں پر انکا خوب اثر ہے اور وہ انکو تعلیم احمدیت دیتے رہتے ہیں۔ پندرہ آدمی احمدیت کے لئے طیار ہو رہے ہیں امید ہے کہ کسی دن وہ احمدیت کا جامہ پہن لینگے۔ چنانچہ ہم تینوں حاجی صاحب کے مکان پر پہنچے۔ انہوں نے ہماری خاطر تواضع کی۔ وہیں ظہر کا وقت آگیا اور آخر انہوں نے دیکھ کر مجھے جماعت کرائی۔ اور تین نوجوان وہاں آنکلے انکو ہم نے حضرت صاحب کی وہ نظم سنائی جس میں آپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ہے

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ٭ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

سے شروع ہوتی ہے۔ پھر ہم تین بجے وہاں سے نکلے کر ریل میں مگر وہی تین نوجوان ہمیں اپنی مسجد میں لے گئے۔ اور وہاں کے متولی کو لے آئے اور پھر مجھے کہا کہ وہی شعر سناؤ اور تین چار نئے آدمی آگئے۔ پھر میں نے وہ شعر سنائے اور اسکے معنی بھی بتائے اور خوب تفسیر کی۔ سب وہ تسلیم کرتے گئے۔ پھر میں نے ہی وہاں اذان دی اور سب نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر اسکے بعد متولی کے بڑے بھائی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ جمعہ کو روز ہل مسجد میں آویگا۔ اور ایک عثمان ساکن وکوا نے مسجد روز ہل میں جمعہ پڑھنے کا وعدہ کیا۔ آج حافظ علی بھائی نے میرے ہاتھ پر بیعت کی موضع سانسروت۔ ڈاکخانہ پالیج۔ بڑودہ کے باشندہ ہیں اور پانچ برس سے ماریشس میں رہتے ہیں ٭

ترجیع بند

جناب مولوی سید عبد الواحد صاحب

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

تحریر فرماتے ہیں کہ اس علاقہ کی پہلے جو حالت تھی اس پر آپ کو خیال تھا کہ عنقریب یہاں احمدیت عام ہو جائیگی مگر اب وہاں کی حالت بدل گئی ہے غیر احمدیوں میں مخالفت کا جوش بڑھ گیا ہے۔ اور انکو معلوم ہو گیا کہ احمدیوں سے بحث مباحثہ میں عہدہ برا ہونا مشکل ہے۔ اسلئے دنگہ فساد کی کوشش کرتے ہیں۔ جہاں جہاں احمدی ہیں انکو ہر طریق سے ستایا جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند عالم ان مخالفوں کو سمجھ دے اور ہمارے بھائیوں کو مشکلات سے مامون رکھے ٭

شادیوال کی مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ

مکرم چودھری احمد الدین صاحب مختار عدالت گجرات تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مسجد احمدیہ شادیوال ضلع گجرات کا فیصلہ احمدیوں کے حق میں ہو گیا ہے۔ مدعیہ کا دعویٰ خارج ہو گیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ چودھری صاحب موصوف نے اس مقدمہ میں نہایت جانفشانی اور کوشش سے محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے کام کیا ہے۔ اور اس کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپکو آخرت میں بھی اجر عظیم عطا فرمائے ٭

دعا کی درخواست

برادر منشی غلام حیدر صاحب پٹواری تلونڈی راہ والی دینی و دنیوی مشکلات سے رہائی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

فسخ بیعت کی حقیقت

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ملتان اطلاع دیتے ہیں کہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۱- اپریل ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۶ میں ایک شخص عبد الستار رسی فروش سکنہ ملتان شہر کی طرف سے فسخ بیعت کا اعلان شائع ہوا ہے۔ شخص مذکور نے حضرت خلیفہ اول کی بیعت بھی نہیں کی تھی۔ اور نہ حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی ہے اور نہ اس شخص نے کبھی جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ مرہم عیسیٰ ملتان میں آیا تھا۔ وہ اس شخص کا اعتقاد بگاڑ کے گیا ہے۔ اور اخبار میں شائع کرادیا ہے علاوہ بریں یہ اعلان محض جھوٹ ہے۔ اس شخص نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بھی بیعت نہیں کی۔ چنانچہ میاں محمد یار آتشباز اخبار پیغام صلح کا ایجنٹ بھی اس بات کا اقراری ہے کہ یہ اعلان جھوٹ شائع ہوا ہے اس نے کبھی بیعت نہیں کی ٭

نماز جنازہ

جناب سیٹھ علی محمد صاحب چھاؤنی بنگلور اپنی بہو کے فوت ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مرحومہ نے بحالت زچگی وفات پائی۔ اور ماسٹر حسین خان صاحب کی اہلیہ نے لدھیانہ میں قضا کی احباب دونوں کی نماز جنازہ غائب پڑھیں ٭

ترجیع بند

(از قاسم علی صاحب قادیانی۔ رامپوری)

حمد سب زیبا ہی اس رحمٰن کو ٭ یہ شرف جس نے دیا انسان کو
سرور عالم محمد مصطفےٰ ٭ نام سے جنکے ہے راحت جان کو
ہو درود ان پر کہ جنکی شان میں ٭ حق نے خاص اپنی دکھایا شان کو
بے ضیاء نور ختم المرسلین ٭ روشنی ملتی نہیں ایمان کو
شکل انسان میں وہی ابلیس ہے ٭ بھول جائے حق کے جو احسان کو
سن تو اے احسان حق سے بے خبر ٭ تھی انانیت یہی شیطان کو
خوب مولانائے رومی نے کہا ٭ غور سے سن کھول اپنے کان کو

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
تو گرفتار ابی بکر و علی

بے عجب شان خدائے کن فکاں ٭ جسکے ہر ذرے میں ہیں لاکھوں نشاں
کس کی طاقت ہے کرے چون و چرا ٭ کب کسی کو ہے مجال این و آں
اے شقی و بندۂ دنیائے دوں ٭ اے فقیہ و پیشوائے جاہلاں
دشمن صدق و سداد و راستی ٭ موجب کذب و فساد و ہذیاں
کھیل جو کھیلا تھا تو نے کھل گیا ٭ ہو گئیں بیکار روبہ بازیاں
راز حق پانا بہت دشوار ہے ٭ متفق ہیں اس پہ جملہ راستاں
احمد آخر زماں فرما گئے ٭ پس نہاں اندر نہاں اندر نہاں

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
تو گرفتار ابی بکر و علی

چاہا دنیا کے لئے اغیار کو ٭ نور سے تو نے بڑھایا نار کو
دیکھ اپنے کیفر کردار کو ٭ منصفوں میں پھر سکھا دو چار کو
ہرزہ گوئی تیرا ہے تکیہ کلام ٭ کیا دکھائیگا یہ منہ دادار کو
بد دماغی سے تو وہ الو بنا ٭ گل کے بدلے چاہتا ہے خار کو
دوستوں پہ اسکے یہ تیر جفا ٭ خوب راضی کر رہا ہے یار کو
تیرا سر کچلیگا اب سنگ عذاب ٭ دیکھ مار آستیں اس مار کو
بات سے تیری حیا شرمندہ ہے ٭ کام سے ہے عار ننگ و عار کو

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
تو گرفتار ابی بکر و علی

منکر احمد اسیر حرص و آز ٭ کھل گیا سب تیری صناعی کا ساز
نخل بنکر لایا ہے بار نفاق ٭ تو نے جو بویا تھا تخم ساز باز
جہراً سنگبار تیرے دل پہ ہے ٭ کسطرح آئیگا تو ناحق سے باز
ایسا تو الٹا ہی ضد میں الاماں ٭ منہ کے بل گرنے لگا بول و براز
کذب و بہتان سے خدا راضی نہیں ٭ کھینچتی ہی پھر ہو کے یہ رسی دراز
مٹ چکے ہیں تیرے منصوبے تمام ٭ گھٹ رہی ہیں دن بدن اسباب ناز
حق کو جو چاہے اسے ملتا ہے حق ٭ پا نہیں سکتا ہے باطل حق کا راز

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
تو گرفتار ابی بکر و علی

ہر طرف آخر زماں میں دھوم ہے ٭ آ گیا اب اک نبی معصوم ہے
آنکھ ہی ہر اک لگی اسپر مگر ٭ دور نصب العین سے مفہوم ہے
دولت دنیا کی خواہاں ہیں کثیر ٭ طالب حق نام کو موسوم ہے
رحمت حق قاتل عالم غلط ٭ یہ عقیدہ تو خواص بوم ہے
وحی حق جو پائے وہ مرسل نہیں ٭ یہ گمان کافر و محروم ہے
بند انعام نبوت ہو گیا ٭ یہ خیال اشقیا و شوم ہے
سن اسی لے کو ذرا احمد ذرا ٭ خوب قول مولوی روم ہے

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
تو گرفتار ابی بکر و علی

ایک کشف پر حلف

میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے حضرت مسیح موعود کے کشف پر جو ثناء اللہ کے روبرو حلف اٹھائی تھی۔ اسکی روئداد ایک رسالہ کی صورت میں چھاپی گئی ہے۔ احباب محصول ڈاک بھیجکر مفت دفتر الفضل سے منگوائیں۔ اور سمجھدار لوگوں میں تقسیم کریں ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۸ - اپریل ۱۹۱۷ء

عذرات نامعقول

ایک عظیم الشان نشان کے پورا ہونے پر

خدا تعالےٰ کے نشانات کا انکار کرنیوالے اور صرف خود انکار کرنیوالے بلکہ اوروں کو بھی ان کے ماننے سے محروم رکھنے کی کوشش کرنیوالے لوگ ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں۔ اور اگرچہ ایسے لوگوں کی بے انتہاء کوشش اور سعی نشانہائے قدیر کو چھپانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکی لیکن وہ اپنی طرف سے ان پر پردہ ڈالنے اور لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہتے۔ اس بات کا ثبوت ہمنے اس زمانہ میں نہایت کھلے طور پر اپنی آنکھوں مشاہدہ کر لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا پر ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ بیشمار نشان ایسے ظاہر ہوئے ہیں کہ جن کی صداقت میں کسی قسم کا بھی شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن حق کے مخالفوں اور راستی سے پیار نہ کرنیوالوں نے ان کے خلاف شور مچانے میں کمی نہیں کی۔ اور جسقدر بھی ان سے ہو سکا۔ انہوں نے پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر اب وقت آگیا ہے۔ جبکہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات نہایت کھلے اور واضح طور پر دنیا کو دکھلانے شروع کر دئے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسے انسانوں کو عقل وخرد اور فہم وفراست سے بالکل محروم کر دیا ہے۔ جو الذی یوسوس فی صدور الناس کے مصداق ہو کر لوگوں کے قلوب میں خدا تعالےٰ کے نشانات کے متعلق وسوسے اور شکوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ اور انہیں حق کے قبول کرنے سے محروم رکھنے کی جرأت کرتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ عالمگیر جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعود کی وہ پیشگوئی جو آج سے دس سال پیشتر شائع ہو چکی ہے۔ جس صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ ؎

> زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

حال ہی میں جسطرح حرف بحرف پورا ہوا ہے۔ اس سے کوئی سمجھدار اور عقلمند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی انکار کرنے کی گنجائش پاتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف جو ایک دو آوازیں اٹھائی گئی ہیں۔ ان سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ صرف ان لوگوں کی طرف سے ہیں۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ فرما چکا ہے کہ لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولئک کالانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغفلون (۷-۱۷۸) ان کے دل ہیں۔ مگر ان سے وہ سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں ہیں مگر ان سے وہ دیکھتے نہیں۔ انکے کان ہیں۔ مگر ان سے وہ سنتے نہیں۔ اور سنیں کیونکر یہ تو حیوان ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے نشانات سے بالکل غافل ہو چکے ہیں پھر کیا ایسے لوگوں کی کوششیں حق کو چھپا سکتی اور صداقت پر پردہ ڈال سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کی مذبوحی حرکات تو اور زیادہ اسے روشن اور واضح کر رہی ہیں اور بتا رہی ہیں کہ اب ان لوگوں کے پاس سوائے مجنونانہ طور پر ہاتھ پاؤں مارنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ اس بات کا ثبوت ان الفاظ سے بخوبی مل سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کے خلاف پیش کئے گئے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ جس کا دن رات کا کام ہی یہی ہے۔ کہ اپنی پوری طاقت اور ہمت سلسلہ احمدیہ کے خلاف صرف کر دے۔ وہ اسکے خلاف ایک کالم سے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکا۔ حالانکہ وہ ہر پرچہ میں کم از کم ایک دو صفحے ضرور ہمارے متعلق لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خواہ وہ کیسے ہی نامعقول کیوں نہ ہوں۔ اور اس ایک کالم میں بھی جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کا لب لباب اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

> یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگے
> کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

"یہ شعر اور اس کے آگے پیچھے کے شعر صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ وقت جسمیں زار کی حالت کا یہ نقشہ دکھایا گیا ہے وہ زلزلہ (بھونچال) کا ہوگا۔ جو ابھی تک نہیں آیا مادۂ زار بیچاری کے عہدے سے ہمیشہ کے لئے برطرف ہو گیا بلکہ ملک روس میں ہمیشہ کے لئے یہ عہدہ معدوم ہو گیا اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے۔ تو یہ کہ قادیانی نبی کی پیشگوئی غلط ہو گئی کیونکہ اس (زلزلہ) کے آنے سے پہلے ہی زار معدوم ہو گیا"۔

مطلب یہ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود نے "اک زلزلہ" کے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ جو ابھی تک نہیں آیا۔ اسلئے گو زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار والی بات پوری ہو گئی ہے۔ تو بھی پیشگوئی غلط ہو گئی۔ گویا اگر "زلزلہ" کا لفظ نہ ہوتا۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اسکے پورا ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ تھا۔ لیکن چونکہ زلزلہ ابھی تک آیا نہیں جو زار کی حالت تمام ہونے سے پہلے آنا چاہیئے تھا۔ اس لئے وہ اس پیشگوئی کو درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اسکے متعلق اب یہ دیکھنا ہے۔ کہ کیا زلزلہ سے مراد بھونچال ہی ہو سکتا ہے۔ جس کا انتظار مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہے یا کچھ اور بھی۔ قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ زلزلہ لڑائی اور جنگ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ھنالک ابتلی المومنون و زلزلوا زلزالا شدیدا۔ اس جگہ کہ جہاں مومنوں کو آزمایا گیا۔ اور بڑی سختی کے ساتھ ہلائے گئے۔ یہ جنگ احزاب کے متعلق ہے۔ اب کیا کوئی ایسا شخص جو قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھتا ہو۔ یہ کہہ سکتا ہے کہ زلزلہ بھونچال ہی کو کہتے ہیں۔ اور باوجود اس عظیم الشان جنگ کے دیکھنے کے کہتا ہو۔ کہ ابھی تک وہ زلزلہ نہیں آیا۔ جس کی خبر "قادیانی نبی" نے دی تھی۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ قرآن کریم کے سمجھنے سے ہی عاری ہے۔ تو پھر کیا اسنے اسی شعر کے متعلق اسی صفحہ پر جہاں یہ شعر درج ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ نوٹ نہیں پڑھا کہ:۔

"خدا تعالےٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا۔ جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیئے۔ جس کی طرف سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا

اشارہ کرتی ہے۔ لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے۔ جسکی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔"

اس عبارت کے ہوتے ہوئے زلزلہ سے مراد بھونچال لینا اگر دل اور کان اور آنکھوں پر پردہ پڑنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ ایسا کہنے والے کے پاس سوائے ایک بیہودہ بات پیش کر دینے کے اور کوئی ایسی وجہ نہیں ہے۔ جس سے زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کے پورا ہونے کا انکار کر سکے ✱

یہ اس شخص کا حال ہے۔ جس کا دن رات کام ہی یہی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو دھوکہ دینے اور غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے ✱

اسکے علاوہ سراج الاخبار نے یہ بھی بات پیش کی ہے کہ اس پیشگوئی میں زلزلہ کی خبر دی ہے۔ جو ابھی تک نہیں آیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ :۔

"موجودہ جنگ کی نسبت ان اشعار کو چسپاں کرنا سے زار روس کا حال زار بتانا گویا اتحادیوں کی کمزوری دکھانا ہے جن کے حلفا میں سے زار روس بھی ہے۔ حالانکہ برطانوی رعایا میں داخل ہو کر ایسا خیال کرنا حکومت وقت کی بدخواہی میں داخل ہے۔ اور یہ تاویل کہ یہ زار روس کی شخصیت کے متعلق ہے سلطنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک بیہودہ تاویل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کو زار کے لقب سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نکولس ثانی سے تعبیر کرنا چاہئیے تھا۔ زار کا لقب ساتھ رکھ کر اسکی حالت زار بتانا گویا سلطنت روس کی کمزوری بیان کرنا ہے جو واقعات اور ہمارے خیالات کے منافی ہے۔"

بیانات جس قدر لغو اور بیہودہ ہیں۔ اسکے متعلق ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زار کی معزولی وغیرہ کے متعلق خود گورنمنٹ برطانیہ کی وساطت سے آئی ہوئی جسقدر خبریں تمام اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں "زار" کا لقب ساتھ ہی تھا۔ اگر سراج الاخبار والی بات درست ہوتی کہ "زار کے لقب سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نکولس ثانی سے تعبیر کرنا چاہئیے تھا" تو ضرور تھا کہ گورنمنٹ بھی اسی طرح کرتی۔ اور کسی اخبار کو زار کا لقب لکھ کر کچھ نہ لکھنے دیتی۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ جو سراج الاخبار کے بیان کی لغویت کے لئے کافی ہے۔ لیکن کیسے تعجب کی بات ہے۔ کہ یہی سراج جو ہمیں زار کا لقب ساتھ رکھ کر لکھنے سے روکتا ہے۔ خود

"تاجدار زار روس کی معزولی اور جمہوریت کا دور" کے عنوان کے ماتحت ۲- اپریل کے پرچہ میں ایک مضمون لکھتے ہوئے چار دفعہ "زار روس" کے لقب کو نکولس ثانی کے لئے استعمال کر چکا ہے۔ اور پھر ہمیں یہ نصیحت کہنے کے بعد بھی اپنے تازہ پرچہ میں "زار کا اقدام خودکشی" کے عنوان کے نیچے یہ خبر درج کرتا ہے کہ :۔

"جنگ کی خبریں جو براستہ آسٹریلیا موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب زار کو زار بیگم سے خط و کتابت کی اجازت نہ دیگئی۔ تو اس نے خودکشی کی کوشش کی لیکن بوڑھا اس کو سمجھا بجھا کر اس کوشش سے باز رکھا گیا۔ زار کی حیثیت میں اسکے آخری الفاظ یہ تھے۔ "مجھے انہی لوگوں نے دھوکہ دیا ہے۔ جنپر مجھے سب سے زیادہ اعتماد تھا" یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگر قومی مجلس نے گرینڈ ڈیوک مائیکل کو ملک کا حاکم اعلےٰ منظور کیا۔ تو صرف پریزیڈنٹ جمہوریت کی حیثیت میں ہوگا۔ اور اسکے لئے اسے گرینڈ ڈیوک کے حقوق ترک کرنے پڑینگے۔"

کیا سراج الاخبار کے ایڈیٹر صاحب کا ہمیں زار روس کا لقب استعمال کرنے سے روکنا اور خود استعمال کرنا "حکومت وقت کی بدخواہی میں داخل" نہیں ہے۔ ہم تو اس بات کو نہیں مانتے۔ لیکن جب وہ اعتراف کرتا ہے کہ ایسا کرنا حکومت وقت کی بدخواہی ہے۔ تو کم از کم اسے خود تو اس سے احتراز کرنا چاہئیے تھا۔ لیکن اگر اس میں عقل و خرد کا مادہ باقی ہوتا۔ تو ایسی لغو باتیں ہی کیوں پیش کرتا جس کی خلاف ورزی کا وہ خود مرتکب ہو رہا ہے۔ اصل بات یہ ہی ہے کہ چونکہ حق کی مخالفت نے ان لوگوں کو عقل اور سمجھ سے محروم کر دیا ہے۔ اسلئے ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں ✱

تیسرے کوئی بسمل صاحب ہیں۔ جو اخبار نئی روشنی میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :۔

"یہ قدرت کے کرشمے ہیں کہ اکثر انہونی باتوں کو انسان کہہ دیتا ہے۔ اور اتفاقیہ اندھے کے ہاتھ بٹیر لگ جاتی ہے۔"

گویا یہ پیشگوئی تو پوری ہو گئی۔ لیکن اسی طرح پوری ہوئی جس طرح کوئی پیش از وقت کہی ہوئی بات اتفاقیہ طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ اگر بسمل صاحب کی نظر سے وہ تمام اشعار نہ گذرے ہوتے جنمیں زار روس کے متعلق بھی پیشگوئی ہے۔ تو ہم انہیں معذور سمجھتے۔ لیکن ان کا یہ کہنا کہ :۔

"حال میں ہمارے معزز دوست ایڈیٹر الفضل نے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی کے شائع کئے ہیں۔"

بتاتا ہے کہ سارے اشعار کو وہ پڑھ چکے ہیں جنمیں کا ایک شعر یہ بھی ہے :۔

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

جو اس بات کا ثبوت ہے کہ زار کے متعلق جو کچھ کہا گیا تھا۔ وہ کوئی اتفاقیہ طور پر نہیں تھا .. بلکہ خدا تعالیٰ سے وحی پا کر کہا گیا تھا۔ اور اسکے پورا ہونے پر آپ کو اسقدر یقین اور وثوق تھا کہ آپ نے اس پر اپنی سچائی کا سبھی دار و مدار رکھا۔ کیا دنیا میں جن لوگوں کی باتیں اتفاقیہ طور پر پوری ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی ان کے پورا ہونے کے متعلق اسی طرح وثوق اور یقین کا اعلان کیا کرتے ہیں۔ پھر ذرا اس شعر کو دیکھئے فرماتے ہیں :۔

وحی حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

کہ اسکے پورا ہونے میں خطا ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ وحی حق کی بات ہے۔ اب بتلائیے۔ کسی انسان میں یہ طاقت اور جرات ہے کہ ایک عظیم الشان بات کے وقوع میں آنے کی بہت عرصہ پہلے اس یقین اور وثوق کے ساتھ خبر دے۔ اور پھر وہ اس طرح ہو بہو واقعہ بھی ہو جائے۔ اگر سوائے خدا تعالےٰ کے انبیاء کے کوئی اور ایسا انسان بسمل صاحب کو معلوم ہو تو اس سے ہمیں اطلاع دیں۔ ورنہ وہ خود غور کریں کہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کا انکار کرنے کی جو وجہ انہوں نے پیش کی ہے۔ وہ کسقدر لغو اور بیہودہ ہے ✱ کاش یہ لوگ خوف خدا کو پیش نظر رکھکر اس نشان کو دیکھتے۔ تو کبھی ٹھوکر نہ کھاتے ✱

صدر انجمن کی ماہوار رپورٹ

(بابت ماہ مارچ ۱۹۱۷ء)

(گذشتہ سے پیوستہ)

صیغہ تعلیم

صیغہ تعلیم کے آفیسر مولوی محمد دین صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تعلیم الاسلام ہیں۔ اس صیغہ میں سردست ایک ہائی سکول۔ دو برانچ سکول اور ایک گرلز سکول ہے۔ مارچ ۱۹۱۷ء میں عملہ میں اضافہ نہیں ہوا۔ ایک تھرڈ ماسٹر بمشاہرہ [illegible] اور ایک انفنٹ ٹیچر بمشاہرہ [illegible] کی منظوری صدر انجمن کی طرف سے دیگئی ہے مارچ کے آخر میں سالانہ امتحانات ہوتے رہے۔ اور بعد امتحان سکول موسم بہار کی تعطیلات کے لیئے ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۷ء تک بند ہوگیا ہو ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۷ء کو کھل گیا ہے۔ نتائج کی اطلاع اپریل کی رپورٹ میں ہوگی۔

مدرسۃ البنات کو زیادہ مفید اور کارآمد بنانے کی طرف خاص توجہ ہے۔ اور کسی لائق استانی کی تلاش بھی زیر نظر ہے۔ مدرسۃ البنات یومًا فیومًا ترقی کر رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ موجودہ مکان جس میں مدرسۃ البنات ہے اب ناکافی ہے اس لیئے بہترین مکان کی تلاش ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ترقی اور بہتری کے لیئے جماعت کی خاص توجہ بکار ہے۔ آیندہ نسلیں جو اس سلسلہ عالیہ کی اشاعت و تبلیغ کے لیئے ذمہ وار ہیں۔ انکا قادیان میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا میرے خیال میں ایک لازمی امر ہے جہاں وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن کریم اور دوسرے اوقات کی نصائح اور فیوض سے حصہ لیتے رہتے ہیں اور سلسلہ کے کاموں کے ساتھ انہیں دلچسپی اور محبت بڑھتی رہتی ہے۔ جسقدر طلباء کثرت کے ساتھ اس مدرسہ میں آئیں گے اسی قدر مدرسہ کی حالت میں ترقی کے مختلف پہلو نکل سکیں گے۔ احباب کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ آجکل نئی جماعت بندی ہو رہی ہے اور آنیوالے طالب علم داخل ہو رہے ہیں پس بہت جلد اپنے بچوں کو بھیجدینا چاہیئے۔ بورڈنگ کی اصلاح اور انتظام کو بہترین ہاتھوں میں دینے کے لیئے بھی خصوصیت سے توجہ ہے۔

تکمیل ہال اور کالج۔ تکمیل ہال۔ اور کالج کا سوال عنقریب کانفرنس میں پیش ہونیوالا ہے (کانفرنس میں پیش ہوچکا ہے ایڈیٹر) جو اپریل کی رپورٹ یا کانفرنس کی رپورٹ میں اس کا ذکر آئیگا۔

آمد و خرچ۔ اس مد میں اس مہینے کی آمد و خرچ حسب ذیل ہے آمد (۴ - ۴ - ۱۵۰۸) اور خرچ (۹ - ۶ - ۲۰۰۹) ہوا۔

صیغہ مقبرہ بہشتی

مقبرہ بہشتی اشاعت اسلام کے لیئے ایک مستقل ذریعہ ہے۔ کیونکہ ہر احمدی کے لیئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم اشاعت اسلام پر اس کام کے لیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام کے ماتحت اپنی جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت کرے۔ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقصد کے لیئے لکھا تھا۔ اور اپنی زندگی میں مقبرہ بہشتی کا انتظام فرمایا۔ ایک نہایت قیمتی قطعہ زمین آپنے اپنی جائداد میں سے اس مقصد کے لیئے مخصوص کیا۔

مقبرہ بہشتی کے آفیسر مولوی سید سرور شاہ صاحب ہیں اور انکے ماتحت دو محرر کام کرتے ہیں۔ مارچ ۱۹۱۷ء میں حسب ذیل کام اس مد میں ہوا ہے۔

(۱) **وصایا جدید۔** اس مہینے میں ۱۵ جدید وصایا دفتر مقبرہ میں وصول ہوئیں اور تین قدیم وصیتیں جو زیر اعتراض تھیں وہ درست ہوکر آئیں کل ۱۸ عدد جو مشیر قانونی چودھری ظفر اللہ خان صاحب بی۔اے بیرسٹر ایٹ لا کی خدمت میں بھیجدی گئی ہیں۔

(۲) اجرائے سرٹیفکیٹ۔ ۶ وصایا کے سرٹیفکیٹ منظور ہوئے۔

(۳) مستری محمد اسمٰعیل مرحوم جو ۱۵/۳/۱۷ کو فوت ہوا تھا اور قواعد و ہدایات مقبرہ بہشتی کے موافق امانتاً دوسری جگہ دفن تھا حسب منشاء رسالہ الوصیت ۲ سال گذرنے کے بعد ۹/۳/۱۷ کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے رحم اور فضل کے مقام پر اٹھائے آمین۔

(۴) مقبرہ بہشتی کے متصل ایک اور قطعہ زمین اسکی توسیع کیلئے خرید کیا گیا ہے۔

آمد و خرچ اس مہینے میں ہر قسم کی آمدنی اس صیغہ میں (۰ - ۲ - ۳۷) ہے اور کل خرچ (۶ - ۳ - ۳۱) ہوا۔

شفاخانہ

شفاخانہ کے آفیسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایل ایم ایس پنشنر ہیں۔ انکے ماتحت ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب اور ایک کمپونڈر کام کرتے ہیں۔ مارچ ۱۹۱۷ء کی رپورٹ انچارج شفاخانہ نے حسب ذیل بھیجی ہے :-

نئے اور پرانے مریضوں کی تعداد	۷۱۲
اوسط روزانہ	۲۳
مریضان جدید	۳۱۴
جراحی اوپریشن	۵

انچارج شفاخانہ کی رپورٹ پر میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ شفاخانہ چونکہ عام طور پر خیراتی ہے صرف ملازمین صدر انجمن اور طلباء سے چندہ لیا جاتا ہے اسلیئے اسکے اخراجات آمد سے بڑھ جاتے ہیں اور ابتک مالی حالت کے لحاظ سے کمزور ہے۔ شفاخانہ کو ترقی دینے کے لیئے ایک مرتبہ یہ تجویز ہوئی تھی کہ ہماری جماعت کے اطباء اور ڈاکٹر صاحبان ایک یوم کی فیس اس غرض کے لیئے دیدیا کریں مگر اسپر نہ تو یاددہانی ہوئی اور نہ ڈاکٹر صاحبان نے توجہ کی۔ میں اس عہد کو یاد دلاتا ہوا اسکی تجدید کے لیئے اطباء اور ڈاکٹر صاحبان سلسلہ کو توجہ دلاتا ہوں۔

ناصر وارڈ۔ جدید ہسپتال دارالعلوم میں بنایا جائے گا جسکے لیئے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے اس پیرانہ سالی میں بہت محنت سے صعوبات سفر برداشت کرکے کچھ چندہ کیا تھا ہسپتال کا احاطہ اور اسکے اندر ایک کمرہ طیار ہوگیا ہے کنواں بن رہا ہے انشاء اللہ العزیز جلد اسکی تعمیر کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ ہمارے ڈاکٹر صاحبان اس ہسپتال کی تعمیر اور تکمیل کو اگر اپنے ذمہ لے لیں تو یہ ایک قابل یاد خدمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے۔

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کا انتظام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے ہاتھ میں ہے۔ عملہ مدرسہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ مارچ ۱۹۱۷ء میں مولانا سید سرور شاہ صاحب و مولوی میر محمد اسحٰق صاحب علی الترتیب ۷ اور ۱۰ یوم کے لیئے بغرض تبلیغ باہر تشریف لیگئے۔ آخر مہینے میں سالانہ امتحان ہوتے رہے اور بعد اختتام امتحانات مدرسہ ۱۵ یوم کے لیئے

بند ہوگیا۔ بورڈران کی تعداد ۳۸ ہے جن میں سے ۳۳ انجمن کے خرچ پر تعلیم پاتے ہیں اور ۵ اپنے اخراجات پر۔

بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا سوال بوجہ عدم گنجائش سردست ملتوی ہوا۔ افسر صیغہ نے صیغہ اشاعت اسلام سے ایک اور کمرہ لے کر بورڈنگ کو کھلے کمروں میں منتقل کر دیا اور سابق بورڈنگ ہوس میں جو ضروری تبدیلیوں کے ساتھ مدرسہ کو بدل لیا ہے ۔

اپریل ۱۹۱۸ء سے جماعت بندی ہوگی اور اس سال مولوی فاضل کی کلاس کا سوال زیر غور ہے امید کیجاتی ہے کہ یہ کلاس مکمل ہو جائے گی۔ آئندہ افسر صیغہ کی رائے ہے کہ سپیشل کلاس کو بند کر دیا جاوے اور پرائمری پاس طالب علم مدرسہ میں لیے جاویں۔ چونکہ اب وقت ہے اسلئے جو لوگ چاہتے ہیں کہ انکے بچے دیندار اور مبلغ و معلم القرآن ہوں وہ بہت جلد اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ وظائف کے لیے جبتک تین ماہ تک طالب علم کے متعلق صحیح علم نہ ہو جاوے کہ وہ کیسا محنتی اور شوقین اور ذہین ہے رپورٹ نہ ہوگی مدرسہ احمدیہ کے متعلق بھی کانفرنس میں جن امور پر بحث ہو چکی ہے (ایڈیٹر) انکی رپورٹ اپریل کی رپورٹ یا رپورٹ کانفرنس میں درج ہوگی ۔

درزیخانہ۔ مدرسہ احمدیہ کے افسر کی زیر نگرانی ایک درزیخانہ بطور شاخ صنعتی کے ہے۔ جس میں اسوقت سات طالب علم کام سیکھ رہے ہیں ۔

آمد و خرچ آمد مدرسہ احمدیہ (۹-۱۵-۹۵۱) اور خرچ مارچ ۱۹۱۷ء کا (۱۱-۳-۱۶۴۳)

صیغہ بیت المال

اس صیغہ کے افسر مولوی سید محمد اسحٰق صاحب فاضل ہیں۔ صیغہ بیت المال کی مفصل رپورٹ بابت فروری ۱۹۱۷ء ناظرین پڑھ چکے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صیغہ کتنا اہم اور ضروری ہے۔ اس سال کے لئے افسر صیغہ کا ارادہ ہے کہ فصل کے موقعہ پر ایک کافی تعداد گیہوں کی خرید لیجاوے جس سے لنگر خانہ کے اخراجات میں بہت گنجائش اور کفایت نکل آوے۔ ربیع کی فصل کے کاٹنے کا ابتدا ہوا ہے اور فصل درو ہو رہی ہے۔ ضلع گورداسپور کی احمدی زمیندار آبادی خصوصیت سے اس تجویز کو کامیاب بنانے میں آسانی سے شریک ہو سکتی ہے زمینداران کے لئے ایک سیر فی من صدر انجمن کے لئے ہر قسم کی اجناس کا چندہ مقرر ہے۔ اگر اجناس جمع کی جاویں تو لنگر خانہ کو کافی مدد مل سکتی ہے۔ دوسرے اضلاع میں بھی زمیندار لوگ غلہ دیتے ہیں اگر احتیاط کے ساتھ غلہ جمع کیا جاوے اور تھوڑے اخراجات پر وہ قادیان پہنچایا جا سکے تو بہتر ہے ورنہ انہیں ایام میں خرید غلہ میں کفایت ہو سکتی ہے کم از کم لنگر خانہ اور سالانہ جلسہ کیلئے پانچ ہزار روپے کے آٹے کا خرچ ہو سکتا ہے۔ اگر مئی کے مہینے میں یہ رقم جمع ہو سکے تو خرید غلہ میں سہولت ہوگی۔ جن احباب نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر انجمن کے قرضے کے ادا کرنے میں حصہ لیا ہے اور عہد کیا ہے وہ خصوصیت سے اسوقت توجہ کریں اور دوسرے احباب بھی خاص طور پر کوشش کریں ۔

(۱) غرض مئی کے مہینے میں پانچ ہزار روپیہ خرید غلہ کے لیے جمع ہو جانا چاہیئے ۔

(۲) کنوئیں کے متعلق جو تحریک گذشتہ رپورٹ میں کی گئی تھی اسکے لیے میں علیحدہ ذکر اس سے پہلے اخبار میں کر چکا ہوں اسکے ساتھ غسل خانے وغیرہ بنانے کی ضرورت باقی ہے مجھے امید ہے کہ صدقہ جاریہ کے طور پر نیکی کے کام کرنے والے احباب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ کوئی تین سو روپیہ کے اخراجات ہیں یہ سارا انتظام خدا کے فضل سے مکمل ہو جاتا ہے۔ مکرمی سید غلام حسین صاحب اور بابو اعجاز حسین صاحب اپنا موعودہ روپیہ بہت جلد بھیجکر ممنون فرمائیں۔ تاکہ کام شروع ہو جاوے ۔

آمد و خرچ ۔ بیت المال کی کل آمد اس مہینے میں (۹-۱-۱۰۵۷) اور خرچ (۹-۳-۲۳۷۲)

یکم اپریل ۱۹۱۷ء کو انجمن کے صیغہ جات کا بقایا حسب ذیل تھا

صیغہ	رقم
تعلیم	۱۲۳۳۳-۴-۶
اشاعت اسلام	۳۹۶۲-۹-۷
مقبرہ	۱۲۷۳۹-۸-۶
مساکین	۱۲۴۳-۱۲-۱۱
زکوٰۃ	۲۹۹-۱۱-۵
متفرقات	۱۹۵-۱۴-۶
بورڈران ہائی	۶۳۷-۶-۰
بورڈران احمدیہ	۴۹۹-۱-۳
امانت اندرونی	۴۰۱۷-۱-۰
؍؍ بیرونی	۶۱-۰-۰
مستقل فنڈ	۳۹۱۴-۲-۶
میزان	۳۹۹۰۳-۷-۹

فاضل صیغہ جات یکم اپریل ۱۹۱۷ء

صیغہ	رقم
مدرسہ احمدیہ	۱۰۹۰۸-۷-۹
بیت المال	۱۴۰۸۷-۵-۳
تعمیر	۱۴۳۹-۱۴-۶
یتامی	۱۳۷۷-۲-۴
میزان	۲۷۷۱۲-۱۳-۱۰

یہ امر جماعت کے ذہن نشین ہو جانا چاہیئے۔ کہ جن صیغوں کے ذمہ فاضل ہے وہ زیر بار ہیں پس اس رقم کو ادا کرنے کی تجویز کرنی لازمی ہے۔ اور اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد اگلی رپورٹ تک یہ میزان بہت کچھ کم ہو سکے گی وباللہ التوفیق ۔

پیغام کا حسد بے جا

۲۲- اپریل کے پیغام صلح کے صفحہ ۳ پر "جنس لطیف کا حوصلہ" کے زیر عنوان ایک مضمون اس طرز پر شائع کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ مدیر پیغام کی دماغ کاوی کا نتیجہ ہے۔ علاوہ وہ خاکسار ایڈیٹر الفضل نے جناب ماسٹر محمد یوسف صاحب کو انکی درخواست پر "نور" کے لیے لکھکر دیا تھا جو اپریل کے نور میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر پیغام کی یہ دیدہ دلیری جہاں اخباری برادری میں ناقابل معافی ہے۔ وہاں اس حسد اور بغض کا بھی پتہ دیتی ہے جو انہیں ہمارے ساتھ ہے۔ دوسرے اخبارات سے جو مضامین پیغام میں نقل ہوتے ہیں انکے ساتھ اخبار کا نام بھی لکھدیا جاتا ہے لیکن ہمارے مضمون کو زینت اخبار بناتے ہوئے تو ہماری طرف اشارہ تک کرنا گوارا نہیں کیا جاتا۔ بیچارہ ایڈیٹر کس شمار و قطار میں ہے۔ وہ تو اپنے ان بڈھوں کے نقش قدم پر چل رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی زبان و قلم سے نکلے ہوئے دلائل اور براہین کو اپنی طرف سے پیش کرتے اور آپ کا نام لینا تک قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے ۔

سپاہ تحفظ ہند میں بھرتی ہونیوالوں کیلئے

گورنمنٹ آف انڈیا کا اعلان

جناب ایڈیشنل سکرٹری صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل مراسلت ہمارے پاس برائے اشاعت پہونچی ہے۔ جسے ہم انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرکے درج ذیل کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کے نوجوان اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے - (ایڈیٹر)

از دہلی - مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء

۱ - حسب ذیل اطلاع ان لوگوں کی رہنمائی کے لئے شائع کی جاتی ہے جو (یوروپین رعایائے برطانیہ کے علاوہ) انڈین ڈیفنس فورس (حفاظتی سپاہ ہند) میں قانون مجریہ حال کی دفعہ ۲ کے ماتحت بطور والنیٹر یا رضا کار کے بھرتی ہونا چاہیں۔ اسبارہ میں یاد رکھنا چاہیے - کہ یہ سپاہ جنگی ضروریات کے ضمن میں تیار کی جارہی ہے - اور اسی وجہ اس میں رضا کاروں کی بھرتی اسی حد تک محدود رہیگی - جہاں تک کہ جنگی حکام انہیں تعلیم دینے والے ضروری سٹاف اور مطلوبہ سامان کی گنجایش دیکھیں گے ۔

۲ - ارادہ ہے کہ ہندوستان بھر میں علاقہ وار ہندی افواج تیار کی جائیں - اور تمام علاقوں کے مناسب سنٹروں میں ان کے ہیڈ کوارٹر قائم ہوں - فی الحال جنگی ضرورتوں کو ملحوظ رکھکر ان فوجوں کی تعداد چھ سے زیادہ نہ ہوگی - اور ان کے صدر مقام یہ چھ ہونگے ۔

(۱) کلکتہ (بنگال - بہار - اڑیسہ اور آسام کے لئے)
(۲) مدراس (احاطہ مدراس کے واسطے)
(۳) پونہ - (احاطہ بمبئی اور ممالک متوسط کے لئے)
(۴) الہ آباد (صوبجات متحدہ کے واسطے)
(۵) لاہور (پنجاب اور صوبہ سرحدی کے لئے)
(۶) رنگون (برہما کے واسطے)

۳ - ہر علاقہ سے بھرتی ہونیوالوں کی ایک ہزار درخواستیں پہونچنے پر اس علاقہ کی سپاہ تیار کی جائیگی ۔

۴ - ہر شخص کو جو بھرتی ہونے کا خواہشمند ہو - اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے (یا پریزیڈنسی کے شہروں اور نیز رنگون میں پولیس کمشنر سے) وہ فارم حاصل کرنا چاہیئے - جو فارم نمبر ۲ کہلاتا ہے - اور اس میں بھرتی ہونے کی شرائط بیان کیگئی ہیں - بھرتی ہونیوالے کو یہ فارم پر کرکے اسی افسر کی خدمت میں واپس دیدینا چاہیئے - جن سے ملا ہو - جو اسکو اپنے ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کے پاس روانہ کردینگے ۔

۵ - بھرتی کے امیدواروں کو جو شرائط پوری کرنی لازم ہونگی وہ ان قواعد میں تفصیل کے ساتھ بتلادیگئی ہیں - جو انڈین ڈیفنس فورس ایکٹ کے ماتحت جاری ہوئے - اور گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوچکے ہیں - مختصراً ان شرائط میں یہ بتلایا گیا ہے کہ بھرتی کا امیدوار قد میں اتنا ہو اور جسمانی حالت میں ایسا - اور عمر میں ۱۸ سے لیکر ۳۰ سال تک - ان جسمانی امور کے علاوہ اخلاقی حالت کے لحاظ سے لازمی ہوگا - کہ وہ کسی اونچ قوم یا جرائم پیشہ قبیلہ کا نہو - اور اس کا چال چلن اچھا ہو - ایک اور شرط یہ رکھی گئی ہے - کہ اس کا کسی ایسے گروہ سے تعلق نہو جس سے ہندی افواج "معمولی یا عام طور" پر بھرتی کی جاتی ہیں - الفاظ "معمولی یا عام طور پر" عمداً بدیں خیال رکھے گئے ہیں - کہ جس موقعہ پر جیسا مناسب ہو - اس شرط کا اطلاق ہوسکے - یہ مقصود نہیں ہے - کہ وہ ایک لوگ ہوں - محض اس وجہ سے کہ ان کا تعلق ان خاص خاص جماعتوں اور اشخاص کے ساتھ ہے - جیسے کہ قانون پیشہ لوگ - صاحب جائداد لوگ - پیشہ ور آدمی اور طلبا ر وغیرہ جو کہ عام طور پر فوجی خدمت یا پیشہ اختیار نہیں کرتے ہیں ۔

۶ - جب کسی علاقہ میں درخواستوں کی مطلوبہ تعداد ایک ہزار تک پہونچ کر گویا ایک جمعیت مرتب ہوجائیگی - تو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے آپ کو بھرتی ہونے کے لئے پیش کیا ہوگا - حکم دیا جائیگا - کہ مذکورہ بالا سنٹروں میں سے کسی ایک میں یا جہاں زیادہ سہولت ہوگی - ڈاکٹری ملاحظہ بھرتی اور تصدیق کے واسطے حاضر ہوں

۷ - جب کسی علاقہ میں ایک ہزار جوان اس طرح بھرتی ہوچکینگے تب وہاں جنگی تعلیم شروع ہوگی - ایک وقت میں (اڑھائی سو جوان کی) ایک کمپنی کو سکھلانے کے لئے ایک مستقل ٹریننگ سٹاف مہیا کیا جائے گا - ان نوجوانوں کو نوے روز تک بطور رنگروٹ کے کام سیکھنا پڑیگا - اور یہ تعلیم برابر ہوتی رہیگی رنگروٹوں کا سارا وقت اسی میں گذریگا - اور کیمپوں یا بارکوں میں تعلیم دی جایا کریگی - تاکہ سکھلانے میں سہولت ہو - اور ضبط و انتظام قائم رہے - اس ٹریننگ کے دوران میں ڈیفنس فورس کی ہندی سپاہ کے جوان "قانون افواج ہند" کے ماتحت ہونگے - نیز ان دیگر آئین و ضوابط کے پابند بھی جو انڈین ڈیفنس فورس ایکٹ کے ماتحت جاری ہوں - اور جن کا ان پر اطلاق ہوسکتا ہو - جب یہ لوگ جنگی کام سیکھ چکینگے - تو اڑھائی سو تازہ رنگروٹوں کی دوسری جمعیت انکی جگہ آجائیگی - اور اسی طرح کام سیکھے ہوئے جوان اپنی اپنی جگہ پر واپس جاکر جو کچھ پہلے کرتے تھے - اپنا وہی کام کرتے رہینگے - تاوقتیکہ جنگی خدمات کے لئے بلائے جائیں - جو تعداد میں اوپر بیان ہوئی ہیں - انمیں حسب ضرورت ترمیم ہوسکیگی - حالات جنگ کو ملحوظ رکھکر زیادہ سے زیادہ جس تعداد کا فی الحال انصرام ہوسکتا ہے - وہ رکھی گئی ہے ۔

۸ - مذکورہ بالا ٹریننگ کیمپ ٹیموں کی کمان پر منتخب برٹش افسر مقرر ہونگے - اور مختلف رجمنٹوں کے ہندوستانی افسر گروہ کا ایک قابل سٹاف ان کا مددگار ہوگا - انڈین ڈیفنس فورس کے جوان جب کام سیکھکر اچھے لائق ہوجائینگے تو وہ بھی ترقی پاسکینگے - اور ایک تو کیمپ کمانڈنٹ افسر خاص قابلیت ظاہر ہونے پر مزید ترقی کا بھی حقدار ہوگا - تعلیم پانے کے دوران میں تمام رنگروٹوں کی تنخواہ وہی ہوگی جو انڈین آرمی کے باقاعدہ سپاہیوں کی مقرر ہے - یعنی اسطرح ایک پرائیویٹ کو گیارہ روپے ماہوار ملینگے - علاوہ راشن اور وردی کے - ہر ایک سپاہی کو ڈاکٹری معائنہ یا ٹریننگ کے سنٹروں سے جانے سے قریباً ایک سفر خرچ نیز ... الاؤنس بھی ملیگا - ہر ایک ... اتنی ہی ... کی جمعیت بھی ... دیگر انڈین ... (ہندی افواج باقاعدہ) میں داخل ہونگے ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے متعلق خطوط کے ذریعہ سلسلۂ تبلیغ

میرا ارادہ ہے ۔ وباللہ التوفیق کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کے متعلق سلسلہ وار چند تبلیغی خطوط لکھکر شائع کئے جاویں ۔ جن کو ضروری اغلاط کے بعد احباب پرائیویٹ خطوط کے طور پر اپنے اقربا اور دوستوں تک پہنچائیں ۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا ۔ تو یہ سلسلہ مفید ہو گا ۔ اور نہیں تو ہمارے احباب ثواب کے ہی مستحق ہونگے جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے ۔ وہ بجائے اسکے کہ مطبوعہ خطوط پر دستخط وغیرہ کرکے بھیجیں ۔ ان کی اپنے ہاتھ سے نقلیں کر کے بھجوائیں ۔ کیونکہ ہاتھ سے لکھے ہوئے خط کا بہ نسبت چھپی ہوئی تحریر کے زیادہ اثر ہوتا ہے ۔ اور اگر ضرورت ہو ۔ تو حسب موقعہ اپنی طرف سے بھی زیادت کردیں ۔ پہلے دو نمبر ہیں کہ دو خطوں کی نقل ہیں ۔ جو میں نے ایک تحریک پر ایک ... غیر احمدی صاحب کے لئے لکھے ۔ گو مجھے تاحال اسکے بھیجنے کا موقعہ نہیں ملا ۔ یہ ہر دو نمبر میں نے منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ بک ایجنسی قادیان کو بغرض طبع دے ہیں ۔ انشاء اللہ چند دن میں چھپکر تیار ہو جائینگے ۔ احباب ان کو بعد دعا اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں تک پہنچائیں ۔ اگر مفید ثابت ہوں ۔ تو براہ مہربانی مجھے مطلع فرماویں ۔ تاکہ اگلے نمبر لکھنے کی طرف توجہ کی جاوے یہ ضروری نہیں کہ اگلے نمبر میں ہی لکھوں ۔ بلکہ اگر کوئی اور صاحب اس کام میں میرا ہاتھ بٹانا چاہیں ۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ توفیق دے تو وہ اگلا نمبر ترتیب طبعی کو مدنظر رکھ کر تحریر فرماویں اور بغرض طبع یہاں ارسال فرمادیں ۔ یہ دو نمبر جو تیار ہو چکے ہیں ۔ اور جن کو منشی فخر الدین صاحب چھپوائینگے نہایت جلدی میں لکھے گئے ہیں ۔ اور کما حقہ ، نظر ثانی کا موقعہ نہیں ملا ۔ اس لئے ان میں سقم کا ہونا لازمی امر ہے ۔ اگر اگلے نمبر مجھے ہی لکھنے ہوئے ۔ تو انشاء اللہ حتی الوسع اس سلسلہ کو ہر طرح مفید بنانے کی کوشش کرونگا ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان